صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 18 اکتوبر 2021ء بمطابق 11 ربیع الاوّل 1443 ہجری سہ پہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا O وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا O یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔

(ترجمہ): اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور اُن کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں اُنھوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔ اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اور کرزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اور کرزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ ان کے لئے ان کی شان میں ایک چھوٹا سا شعر ہے:

کہ عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہل وطن
یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اعزاز کے ساتھ

جناب سپیکر صاحب، یہ پورا ہاؤس اور میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے قومی ہیرو جو ہمارے ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہیں، ان کی وفات پہ تعریت کا ان کے اہل خانہ سے اظہار کرتی ہوں، ایک ایسا قومی ہیرو جس نے کہ ہالینڈ کی Nationality چھوڑ کے یہاں پہ آئے اور انہوں نے ایٹم بم بنا کے مودی اور اس کے بھارت کی تمام سرکار کی نیندیں اڑا دیں اور آج ہم جو بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ سکون کی نیند سو رہے ہیں تو یہ اسی قومی ہیرو کا جو ہے تو وہ مطلب ہمیں دین ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ ضرور بات کروں گی کہ جس تکلیف سے اس قوم نے ان کو بے وقت مارا، جس تکلیف سے اس قوم نے مجھے اپنے پاکستانی اور مجھے اپنے محب وطن ہونے پہ بھی شک ہوتا ہے کہ ان کو اس کو جو تکلیفیں دی گئیں، جو پابندیاں اس پہ لگائی گئیں جناب سپیکر صاحب، اور انہوں نے آخری دم تک وہ راز، وہ ٹیکنالوجی کسی کو نہ دی لیکن ان سے جنہوں نے کہلوایا، اس نے ایک فرد واحد کی طرح اپنی جان پہ تمام الزامات لے کر باقی تمام قوم کو بری الذمہ کر دیا اور اس ایٹمی ہیرو کے ساتھ ساتھ میں ذوالفقار علی بھٹو کو بھی خراج تحسین پیش کروں گی کہ انہوں نے ان کو بلایا لیکن افسوس کہ آخری وقت میں جب ان کو تیمار داری کی ضرورت تھی، جب ان کو علاج کی ضرورت تھی کوئی شخص آگے نہیں بڑھا، میں نہیں بڑھی کوئی اور نہیں بڑھا، کسی نے ان کا خیال نہیں رکھا اور قید، وہ تنہائی میں جو ہے تو وہ قید تنہائی سہتے سہتے بلیوں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے اور اس کے علاوہ بندروں کے ساتھ کھیلتے کھیلتے Even یہ کہ ان کو اپنی بیٹی سے ملنے کی بھی اجازت نہیں تھی جس کا مجھے ایک پاکستانی ہونے اور محب وطن ہونے پہ ہمیشہ شرمندگی کا اظہار مجھے کرنا پڑے گا۔ تھینک یو جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں منور خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اجتماعی دعا کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرزئی: اور جناب سپیکر صاحب! نعیمہ کشور، نعیمہ کشور کے داماد، وہ ان کے اکلوتے داماد تھے وہ بھی وفات پا چکے ہیں چوبیس سال کے وہ مطلب تھے اور اس کو پرسوں ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور

بڑی Young age میں چوبیس سال ان کی Age تھی تو دوران ڈیوٹی وفات پا گئے ہے۔ تو نعیمہ کشور صاحبہ کے داماد اور ان کا بھانجا بھی لگتا تھا، ماں باپ کا ایک ہی بیٹا تھا تو اس کے لئے بھی دعا کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب! منور خان صاحب! آپ اجتماعی دعا کریں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کے لئے اور نعیمہ کشور صاحبہ کے داماد کے لئے آپ اجتماعی دعا کریں جی، دعا کے لئے، آپ دعا کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی امیر فرزند صاحب کے بھائی بھی فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 12642۔ محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 12642 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) مالی سال 19-2018 میں محکمہ نے معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے کون کونسے منصوبے منظور کئے، منصوبوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و بااختیار خواتین صوبہ خیبر پختونخوا نے مالی سال 19-2018 میں تین منصوبے خصوصی افراد کے لئے منظور کئے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ خصوصی بچوں کی تعلیم کے لئے کمپلیکس چکدرہ، ضلع لوئر دیر میں مبلغ 59.946 ملین روپے میں تعمیر کی ہیں جس سے خصوصی بچے تعلیم۔ تربیت، ہنر سے فیض یاب ہوں گے۔

2۔ خیبر پختونخوا میں خصوصی بچوں کی تعلیمی اداروں میں جدید طرز کے آلات، سہولیات مبلغ 39.449 ملین روپے کی لاگت سے فراہم کی جارہی ہے۔

3۔ خیبر پختونخوا میں خصوصی بچوں کی تعلیمی اداروں میں معذور افراد، بچوں کی آمد و رفت کی سہولت کے لئے ریمپ مبلغ 25.723 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کی جارہی ہے تاکہ معذور افراد اور

خصوصی بچوں کو آمد و رفت میں سہولت رہے۔ اس ضمن میں ڈائریکٹوریٹ سوشل ویلفیئر میں معذور افراد و خصوصی بچوں کی آمد و رفت کی سہولت کے لئے ریمپ کی تعمیر پر تیزی سے کام جاری ہے۔

ADP 2018-19

AD P S.No	SW Ongoing	Total cost local	Previous Exp:30.6.20	Allo:2019-20			Throw forward Beyond 2020-21
				Cap:	Rev:	Total	
1	2	3	4	5	6	7	8
1048	1048-160407-Construction of Special Education Complex at Chakdara Dir Lower /A/DDwp/22 16&18.9.18	59.946	8.562	17.00	0.000	17.00	34.384
1052	1052-180587-Provision of missing facilities in the existing special education institution in Khyber Pakhtunkhwa /A/DDwp/21.2.2019	39.449	9.401	0.000	15.000	15.00	15.048
1053	1053-180461-Structure audit &modification of existing building to make them accessible for PWDs/DDWP/25.09.2019	25.723	0.375	10	0	10	15.348

محترمہ شگفتہ ملک: مننه سپیکر صاحب۔ دا سوال چې کوم دے جی جواب خو ظاهره خبره ده چې دوئ کوم ورکړے دے خو زما لږ دې حوالې سره څه تحفظات دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو۔ تاسو ضمنی کوئسچن که کول غواړئ او کړئ جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی جی۔ زه د وئیل غواړم چې جی دا زمونږه چې څومره هم دا اسپیشل خلق دی۔ دوی په هر څه کښې Ignore کیږی جی۔ که د دوئ د Jobحوالې سره مونږه اوګورو Overall تاسو اوګورئ جی چې د صوبائی اسمبلئ مخې ته احتجاج چې دے هم کړے دے۔ زما به د خواست وی چې دا سوال ما د دې د پاره راوړے وو چې د کوم پراجیکټ خبره دوئ کړې ده پکار دا وه چې دا په پوره صوبه کښې اوس دوئ دا 2018-19 خبره کوی او دوئ صرف د چکدرې او د تیمرګرې خبره کوی نو دا خو د پوره صوبې تپوس ما کړے وو او زه صرف دا وئیل غواړم چې دا خلق چې کوم دی دا Already دومره زیات ځپلې شوی دی۔ دا Already دومره د احساس کمترئ ښکار دی۔ حکومت ته پکار دا ده چې دې خلقو طرف ته پام لرنه اوکړی جی مهربانی۔ زه مطمئن یمه جی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب۔ فضل شکور صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر قانون: سر۔ میڈم خو د جواب نه مطمئن ده او دا کومه بله خبره چې دوئ اوکړه چې هغوی ان شاء اللّٰہ تعالیٰ په هغې باندې به مونږ د دوئ سره پوره تعاون کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم! هغوی وائی چې ستاسو کوم سوال دے د هغې نه تاسو مطمئن یئی که دا بله خبره ده هغه به تاسو سره هغوی کښینی او ډسکس به کړی تاسو سره جی۔ تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر 12705۔ محترمه نگہت یاسمین اورکزئی صاحبه۔

* 12705 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیرامداد، بحالی وآبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ امداد، بحالی وآبادکاری کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر مداد و بحالی) (جواب وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق نے پڑھا):

(الف) موجودہ حکومت نے گزشتہ دو سالوں میں ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ امداد، بحالی وآبادکاری کے لئے رقم مختص کی ہے۔

(i) 2248.645. ملین روپے

(ii) 2248.645 ملین روپے

(iii) 2248.645 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جوکہ خرچ کر دیئے گئے ہیں۔ جس کی تفصیل لف ہے۔ (لف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن جو ہے، وہ ان سے یہ پوچھا گیا ہے کہ، کوئسچن تو مجھے ملا بھی نہیں ہے لیکن بہر حال میں کچھ Try کرتی ہوں۔ یہ اقبال خان وزیر کا کوئسچن ہے، بہبود آبادی کا جو منسٹر ہے اور اس میں میں نے پوچھا ہے ضلع کرم کے لئے کہ اس میں کتنا انہوں نے فنڈ مختص کیا ہے؟ اسی طرح میں نے پوچھا ہے۔ پھر ہیلتھ کے بارے میں میں نے پوچھا

ہے۔ میں تو سمجھتی ہوں جناب سپیکر صاحب، یہ بہت بڑا سوال ہے اور اس میں کافی چیزیں ایسی ہیں کہ جو منسٹر صاحب بھی جواب دے سکتے ہیں۔ اگر آپ اس کو ڈیفر کر دیں تو ایک تو آپ کا وقت بھی بچ جائے گا ہماری اور شوکت یوسفزئی کی تو تو، میں میں سے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کو ڈیفر کر دیں اور جب اقبال وزیر صاحب آتے ہیں تو پھر اس وقت کیونکہ آج بڑا Heavy agenda ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس ٹائم کو بچاؤں اور اس کو آپ ڈیفر کر دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم! اس کی Reply آچکی ہے، ٹیبل ہو چکا ہے لیکن Concerned Minister جواب دے دیں گے اب۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں تو میرا ابھی کوئسچن تو پھر دیکھ لیں نا کہ پھر فاٹا میں جو انہوں نے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ جی شوکت صاحب! یہ سن لیں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> 2248.645 ملین روپے جو مختص کئے گئے تھے جناب سپیکر، مجھے ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ یہ تمام خرچ ہو چکے ہیں لیکن اگر آپ جواب کی تفصیل کی طرف آتے ہیں تو اس میں دیکھیں کہ زیرو، زیرو، زیرو، زیرو، زیرو، کہیں پہ ہیلتھ میں بھی کوئی جواب نہیں ملا، شمالی وزیرستان میں اور میرا Specific Question جو تھا وہ شمالی وزیرستان کے لئے تھا کہ وہاں پہ ہیلتھ کی Facility، وہاں کی پوری تفصیل مجھے مہیا کی جائے لیکن پوری کی بجائے میں سمجھتی ہوں کہ شاید وہ بیمار ہیں یا کہیں گئے ہوئے ہیں تو چونکہ ایک اچھے وزیر ہیں لیکن میرے پاس یہ دیکھ لیں کہ یہ پورا پلندہ ہے جس میں کہ میں آپ کا ٹائم بھی بہت بڑا لے سکتی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وہ جواب دے دیں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تو جناب سپیکر صاحب، اس میں سکیمیں جو ہیں محکمہ تعلیم کے لئے 111 سکیمیں رکھی گئی ہیں صحت کے لئے۔ تو میں۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> دیکھیں نا پھر مجھے سوال تو پورا کرنے دیں اسی لئے میں کہہ رہی تھی کہ ڈیفر کر لیں۔ اس میں 111 سکیمیں صحت کے لئے، 33 پی ایچ ای کے لئے، 140 جو ہیں تو وہ سڑکوں کے لئے تھی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ محکمہ تعلیم میں کون کونسی جگہ پر سکیمیں اور کہاں کہاں پر رکھی گئی ہیں؟ اسی

طرح صحت کی 33 سکیمیں ہیں لیکن تفصیل کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح پی ایچ ای کی 140 سکیموں کے لئے 1227.92 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں لیکن کوئی تفصیل نہیں ہے۔ روڈز کی مد میں 51 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں روڈ کا نام ہی نہیں ہے، جگہ کا پتہ ہی نہیں ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ عوام کا جو ایک، میں منسٹر کو بالکل بھی اس میں قصوروار نہیں سمجھوں گی، میں سمجھتی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ ذمہ وار ہے اس چیز کا۔ منسٹر صاحب جو ہے وہ اپنے بہت زیادہ کاموں میں Busy ہوتے ہیں لیکن میں اس کوئسچن سے مطمئن نہیں ہوں اگر آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں کیونکہ آج Heavy agenda ہے میں بار بار اس لئے کہہ رہی ہوں کہ اس کو اگر آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو وہاں پہ سارا کچھ کیونکہ مجھے کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے تو میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ ورنہ میں آپ کو پتہ ہے کہ کمیٹیوں کے حوالے کرنے سے کتراتی ہوں لیکن اس کو بھیج دیں پلیز۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)</u>: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کسی کو اتنا ٹائم نہیں دیتے ہیں کوئسچنز آور میں کہ آپ کوئسچن پورا کریں۔ نگہت بی بی کو آپ نے بڑا ٹائم دے دیا شاید اس لئے کہ وہ وہ کرتی ہے، اس سے کافی لوگ خوفزدہ بھی ہوتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں جی شوکت صاحب! یہ نگہت بی بی کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کوئسچن کیا ہے آپ کوئسچن کا جواب دیں، ان کا کوئسچن لمبا ہو گیا ہے لیکن ٹائم کی بات نہیں ہے۔

<u>وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! آپ کوئسچن پڑھیں، کوئسچن میں لکھا ہے کہ کیا فنڈ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہاں دیا گیا ہے، کتنا فنڈ دیا گیا ہے؟ 2224 ملین، یس 2248 ملین، اچھا کتنا خرچ ہوا ہے دیکھیں پورا خرچ ہوا ہے۔ اب اس کوئسچن میں کہا ہے کہ کون کونسے منصوبے ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، میں آپ کو ایک بات عرض کرتا ہوں یہ میرے پاس یہ کوئسچن آیا ہوا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ ڈیپارٹمنٹ سے کوئسچن کیا گیا ہے کہ جی کن کن لوگوں کو زکواۃ ملی ہے، اچھا وہ پورا دن جو ہے نا، انہوں نے یہ کام کیا ہے کہ اس کی فوٹوسٹیٹ کر کے نکال کے دیئے ہیں۔ اب جس نے کوئسچن کیا ہے کیا وہ اس کو پڑھے گا، اس کا فائدہ اس اسمبلی کو کیا ہو گا؟ مجھے بتایا جائے کیا یہ وہ نہیں ہے اضافی اخراجات نہیں ہیں؟ کیا اس سے اس قوم کا پیسہ ضائع نہیں ہو رہا ہے؟ میں یہ عرض کروں گا، ریکویسٹ کروں گا میں کوئی وہ نہیں ہوں یہ آپ کا وہ ہے، آپ اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں، یہ سارے ممبران اس اسمبلی کے ممبران ہیں میں

صرف ریکویسٹ کروں گا کہ جس کو کوئی مسئلہ ہو کس پہ اعتراض ہو تو وہ کوئسچن کرے تاکہ اس کے حوالے سے جواب دیا جائے۔ آپ پورے پشاور کا کہ جی بتایا جائے کہ کن کن لوگوں کو زکواۃ ملی ہے؟ تو میں تو پہلے تو یہ کنفرم کروں گا کیا یہ ممبر خود دیکھے گا اس کو، اس سے کیا نتیجہ کیا اخذ ہو گا؟ تو یہ وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، میری گزارش ہے باقی مرضی ہے آپ کی میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہ نہ، یہ زکواۃ کا کوئسچن نہیں ہے یہ زکواۃ والا نہیں ہے۔

<u>وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق:</u> نہیں نہیں، میں ویسے عرض کر رہا ہوں میں نے آپ کو ایسے ہی اس کا اس میں کہا باقی جو انہوں نے کوئسچن پوچھا ہے۔ کوئسچنز آور میں جناب سپیکر، صرف یہ ہوتا ہے آپ کوئسچن پوچھتے ہیں اسی کا جواب آتا ہے۔ آپ نے کوئی اور کوئسچن پوچھنا ہے ضمنی آپ کو جواب آجائے گا۔ آپ دوبارہ درخواست دے دیں، یہ تو نہیں ہے کہ آپ یہاں پہ Full کہ جی اب منصوبے بتائیں تو میں منصوبے اگر میں اس ڈیپارٹمنٹ کا وزیر بھی ہوتا نا، تو منصوبے اس طرح گن کے کوئی نہیں بتا سکتا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> دیکھیں جناب سپیکر صاحب، جب کوئی ممبر محنت کر کے آتا ہے تو یہاں سے ٹریژری بنچز سے اس پہ سوالات اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں، کبھی سپیکر صاحب پہ سوال اٹھتے ہیں کہ آپ نگہت اورکزئی کو بہت زیادہ ٹائم دیتے ہیں، کبھی آپ پہ سوال اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں This is جناب سپیکر، میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں، اس لئے مذمت کرتی ہوں کہ میں پڑھ کے آتی ہوں، میں تیاری کے ساتھ آتی ہوں اور یہ تیار نہیں ہوتے ہیں اور آگے سے آپ کو یہ سپیکر صاحب کو بہانہ بنا کے یہ میرے کوئسچنز کو ہمیشہ اسی طرح ڈیل کرتے ہیں۔ میں نے جب تفصیل مانگی ہے جب 2200 اور جتنے ارب میں نے روپے یہاں پہ بتائے ہے، ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہے میں نے کہہ دیا ہے کہ وزیر کا کوئی قصور نہیں ہوتا ہے۔ جب مجھے ڈیپارٹمنٹ سے صحیح جواب نہیں ملے گا تو ہم ان کوئسچونو کو پھر کیا کریں، ہم کہاں لے کر جائیں ان کوئسچونو کو لیکن چونکہ آج ایجنڈا بہت زیادہ Heavy ہے تو یہ تمام جتنی بھی کرپشن ہوئی ہے، یہ جتنی بھی کرپشن میں اس میں کہہ رہی ہوں، جیب میں ڈال کے اور کہہ دیا کہ روڈز ہو گئے،

سکیمیں ہو گئیں، سکیموں کا کوئی پتہ نہیں ہے کونسی جگہ پہ ہوئی ہیں، سوال یہ ہوتا ہے کہ آپ ایک ایک چیز کا جواب دیں کہ فلاں جگہ سکیم ہوئی ہے فلاں جگہ سکیم ہوئی ہے فلاں جگہ۔ آپ یہ جو Merged areas ہیں ان کے ساتھ ظلم کیوں کرتے ہیں اور خاص طور پہ جب پیسے ان کے لئے مختص ہو جاتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ میرا یہی سوال بار بار آ رہا ہے، میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتی جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! تھینک یو۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! میں ان کی عزت کرتا ہوں، ہماری محترمہ ہیں، محنت کرتی ہیں لیکن جناب سپیکر، صرف یہاں پہ پوائنٹ سکورنگ نہ کریں پلیز۔ اب یہ کیا بات ہوئی آپ نے کوسچن مانگا ہے اس کا جواب آیا، اب آپ یہاں آ کے جو ہے نا حکومت کو یہ کرنا چاہتی ہیں کہ جی حکومت جواب نہیں دے رہی ہے، آپ مانگیں، آپ مانگیں، آپ کہیں کہ جی میرا یہ کوسچن ہے آپ کو ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا۔ آپ نے کیا کوسچن کا مانگا آپ تو کوسچن تو پڑھ لیں نا۔ سر! آپ کوسچن تو پڑھ لیں نا، آپ نے جو مانگا ہے کیا اس کا جواب ملا ہے یا نہیں ملا، آپ اتنی سینیئر ممبر ہیں، اگر آپ اس طرح کریں گی تو باقی لوگ کیا آپ سے کیا سیکھیں گے، ہم تو آپ سے سیکھ رہے ہیں آپ ہماری سینیئر ہیں ہم آپ سے سیکھنا چاہتے ہیں اور اگر۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ہاں یہ، یہ بالکل ان کا Genuine سوال ہے۔ میں، آپ کا بالکل Genuine سوال ہے بالکل آپ Genuine یہ سوال آپ کر لیں آپ کو ڈیپارٹمنٹ پوری تفصیل دے دے گا۔ میں تو آپ سے اتفاق، میں اس بات سے، آپ کا کوسچن بالکل کلیئر ہے۔ آپ نے کہا پیسے دیئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہے ہاں دیئے ہیں، کتنے دیئے ہیں؟ اتنے دیئے ہیں، لگے کتنے ہیں؟ اتنے لگے ہیں۔ بس اب تو آپ بتائیں مجھے۔ پیسوں کا مانگا ہے پیسے بتا دیئے ہیں انہوں نے۔ آپ نے منصوبوں کا مانگا ہے آپ کو منصوبے مل جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کبنینہ۔ ایک منٹ ایک منٹ۔ میڈم میڈم اس، میڈم!۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! ایک منٹ۔ میڈم! یہ مجھے بتائیں آپ اس کو کمیٹی میں بھیجنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو کمیٹی میں بھیجنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ میں نے آپ کو بار بار کہا ہے لیکن جب شوکت یوسفزئی صاحب مجھے یہ جواب دیں گے کہ پیسوں کا حساب، پیسے میں نے اپنے گھر تو نہیں لے جاکر تجوری میں رکھنے ہیں، تجوریوں میں تو انہوں نے رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ جب میں کہتی ہوں مکمل تفصیل دیں۔ اب آپ سے میں کہتی ہوں کہ آپ نے اس ہاؤس میں کیا کیا، کیا ہے؟ آپ مجھے بتائیں گے میں نے یہ Wall تعمیر کی ہے، میں نے یہ گیلری تعمیر کی ہے، میں نے وہ ٹی وی یہاں پہ نصب کی ہے۔ جب میں آپ سے ایک چیز مانگ رہی ہوں تو آپ مجھے اس کا Solid جواب دیں گے، یہ نہیں کہیں گے کہ بس اتنے ارب اتنے ملین لگ گئے اور وہ لگ گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ نے ڈسکشن کی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو بس میں Press نہیں کرتی ہوں، میں Press ہی نہیں کرتی ہوں۔ میں Press ہی نہیں کرتی ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ کو جو تفصیل دی گئی ہے اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں تو باقی تفصیل-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں میں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں جناب سپیکر، میرے ساتھ آپ ایک وعدہ کریں کہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! میری بات سنیں۔ میڈم! میری بات سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں وہ کہتے ہیں پوائنٹ سکورنگ کی بات ہے۔ آپ سر، میرے لئے محترم ہیں میں آپ کا ٹائم نہیں ضائع کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتی ہوں کیونکہ یہاں پر جب پوائنٹ سکورنگ کی بات آجاتی ہے تو میں تو کمیٹیوں کے حوالے سے مطمئن ہی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے اس طرح ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جو تفصیل دی ہے اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے تو ڈیپارٹمنٹ تمام باقی تفصیل جو میڈم نے مانگی ہے ان کو دے دیں۔ تھینک یو۔ کوسچن نمبر 12950، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 12950 _ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبے کے کن اضلاع میں ضلعی سطح پر زکواۃ کمیٹیاں بنائی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) زکواۃ کمیٹی بنانے کا طریقہ کار کیا ہے، کمیٹی کے امور، اختیارات و مراعات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ و عشر) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) خیبر پختونخواز کواۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 کی دفعہ 14 کے تحت صوبہ خیبر پختونخوامیں ضلعی سطح پر زکواۃ کمیٹی کی تشکیل کا اختیار خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل کو حاصل ہے۔ اسی اختیار کے تحت صوبہ بھر کے تمام اضلاع بشمول ضم شدہ اضلاع میں ضلعی زکواۃ کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے جس کی ضلع وار تفصیل بطور اعلامیہ لف ہے۔

(ب) (1) ضلع زکواۃ کمیٹی کے تشکیل کا طریقہ کار: خیبر پختونخواز کواۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 کی دفعہ 14 ذیلی دفعہ (4) کے تحت صوبہ خیبر پختونخوامیں ضلع زکواۃ کمیٹی کے چیئر مین کی نامزدگی کا اختیار خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل کو حاصل ہے اور ضلع زکواۃ کمیٹی کے ممبران کی نامزدگی چیئر مین ضلع زکواۃ کمیٹی کی مشاورت سے کونسل کرے گی تاہم خیبر پختونخواز کواۃ و عشر ایکٹ مجریہ 2011 میں چیئر مین ضلع زکواۃ کمیٹی کی نامزدگی کا کوئی واضح طریقہ کار نہیں دیا گیا ہے۔ البتہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ (4) 14 کے تحت چیئر مین ضلع زکواۃ کمیٹی کی تعیناتی کے لئے تحریر ہے کہ چیئر مین ایسا شخص ہو گا جو میٹرک پاس ہو، اچھے کردار کا مالک ہو، نیز وہ عام طور پر شعائر اسلام کی خلاف ورزی نہ کرنے والا ہو، مالی طور پر مستحکم / دیانتدار ہو اور غیر سماجی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہو۔

مزید یہ کہ محکمہ زکواۃ و عشر نے مروجہ طریقہ کار کے مطابق چیئر مینوں کی نامزدگی کے لئے درج بالا اہلیت پر پورا اترنے والے افراد کے کوائف صوبہ کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز صاحبان اور دیگر ذرائع سے حاصل کر کے ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے چیئر مینوں کی آئندہ سہ سالہ مدت میعاد کے لئے نامزدگی کا معاملہ خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل کو پیش کیا جس پر خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل نے مذکورہ ایکٹ کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے صوبہ خیبر پختونخوامیں تمام 32 اضلاع کی ضلع زکواۃ کمیٹیوں کے لئے مورخہ 23 دسمبر 2019 سے آئندہ سہ سالہ مدت میعاد کے لئے بطور چیئر مین ضلع زکواۃ کمیٹی نامزدگی

کی۔ مزید برآں خیبر پختونخواز کواۃ و عشر کونسل نے نامزد چیئر مینان ضلع زکواۃ کمیٹی کی مشاورت سے صوبہ میں ضلع زکواۃ کمیٹیوں کی تشکیل دی جس کی ضلع وار تفصیل بطور اعلامیہ لف ہیں۔

(2) ضلع زکواۃ کمیٹی کے اختیارات و مراعات: ضلع کی سطح پر تقسیم زکواۃ کے متعلق انتظامی امور کی نگرانی کرنا۔ مقامی زکواۃ کمیٹیوں کی تشکیل اور مروجہ طریقہ کار کے مطابق مقامی زکواۃ کمیٹیوں، صحت کے اداروں اور دیگر ادارہ جات کو زکواۃ جاری کرنا۔ مزید براں ضلع زکواۃ کمیٹی کے لئے کوئی باقاعدہ مراعات نہیں ہیں تاہم چیئر مین ضلع زکواۃ کمیٹی کو دفتری امور کے لئے ایک گاڑی / پٹرول اور مبلغ -/3,000 روپے ماہانہ اعزازیہ صوبائی حکومت کی جانب سے دیا جاتا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ یہ زکواۃ کمیٹیوں کے بارے میں کوئسچن ہے اور زکواۃ کمیٹیاں ایسی بھی بہت Sensitive appointments ہوتی ہیں اور ضروری بھی ہوتی ہیں اور ایسے لوگوں کو مطلب ہے نامزد کرنا چاہیئے جو Honest ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس قوم کے۔ میں صرف میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ مجھے یہ بتائیں کہ اس ایکٹ کے تحت رولز بنائے گئے یا نہیں؟ بس یہ مجھے بتا دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! سپلیمنٹری ہے میری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی سپلیمنٹری جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Sir, very important question ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں کونسل اور اس میں ڈسٹرکٹ کمیٹیوں میں یہ ذرا لے جائیں جی۔ آجایئے جی ذرا یہ سپیکر صاحب، کو دے دیں۔ یہ آپ کا بل ہے جو ایکٹ ہے اس میں کلیئر طور پر لکھا ہوا ہے کہ دو دو عورتیں تمام ڈسٹرکٹ کمیٹیوں میں ہوں گی لیکن اس میں میں آپ کو بتادوں کہ ابھی یہ جو انہوں نے مجھے پوائنٹ سکورنگ کا بتایا ہے نا، جو شخص اپنے حلقے کے لئے بات نہیں کر سکتا وہ کسی اور کے لئے کیا بات کرے گا۔ جناب سپیکر صاحب، شانگلہ کوہاٹ اسی طرح بہت سی جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں پہ کمیٹیوں میں کوئی عورت نہیں ہے جبکہ یہ میں بھجوا رہی ہوں، کہاں ہیں یہ لوگ؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم سے پیپرز لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس ایکٹ میں جناب سپیکر صاحب، میں اگر تیاری کے ساتھ نہ آؤں تو یہ لوگ پتہ نہیں میرا کیا حشر کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں اب یہ پیج آپ دیکھ لیں چودہ، یہ چار

Pages ہیں، چترال میں کوئی عورت نہیں ہے۔ اسی طرح سولہ پیج پہ ٹانک میں کوئی عورت نہیں ہے۔ سترہ خیبر میں کوئی عورت نہیں ہے۔ انیس پیج اورکزئی کوئی عورت نہیں ہے۔ بیس بٹگرام کوئی عورت نہیں ہے۔ اکیس کوہستان کوئی عورت نہیں ہے۔ پچیس شانگلہ کوئی عورت نہیں ہے۔ اسی طرح ساؤتھ وزیرستان بیس نمبر پیج پہ ہے کوئی عورت نہیں ہے۔ تورغر میں کوئی عورت نہیں ہے۔ "Two women" آپ کا کہتا ہے Section 12 sub-section (2) para (c) کہ دو عورتیں ہر ڈسٹرکٹ کمیٹی میں ہوں گی۔ اسی طرح پھر آپ کا Section 14, sub-section (3) اور Para (a) میں "Two women"، جس میں ایک عورت ہے وہ ہے اپر دیر۔ سات پیج پہ، آٹھ پیج پہ ہری پور، نو پیج پہ کرک، دس پہ کوہاٹ اور گیارہ پہ مانسہرہ اور مہمند۔ مجھے بتائیں عورتوں کی Presentation کہاں گئی، کون کھا گیا؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ Concerned Minister to respond, concerned Minister to respond. Ji.

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون)</u>: سر! پہلے تو خوشدل خان صاحب نے جو رولز کی بات کی تو رولز ان کے فریم ہوئے ہیں 2017 سے، رولز ان کے فریم ہوئے ہیں 2017 سے جی۔

(مداخلت)

<u>وزیر قانون</u>: جی جی یہ ان کے رولز فریم ہیں، جی سر؟ سر! یہ ان سے میں پتہ کر کے آپ کو بتا دوں گا جی۔ میں ڈیپارٹمنٹ سے پتہ کر کے۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: ایک منٹ، جس طرح آپ فرما رہے ہیں کہ رولز فریم ہو چکے ہیں تو ان کا ٹائٹل کیا ہے؟

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں نے کہا ہے کہ میں ڈیپارٹمنٹ سے وہ پتہ کر کے آپ کو بتا دیتا ہوں جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر قانون</u>: رولز کی بات کر رہا ہوں۔ پھر سر، میڈم کا اگر میڈم نے جو پوائنٹ آف ویو، پوائنٹس میں کئے ہیں سر، وہ Genuine ہیں کہیں پہ خواتین کی وہ تعداد برابر نہیں ہے لیکن سر، ہم سے جو سوال کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کمپوزیشن کیا ہے؟ تو کمپوزیشن کے لحاظ سے ہم نے کہا ہے کہ ہر جگہ پہ یہ جو ڈسٹرکٹ زکواۃ کمیٹیاں ہیں اس میں دو فیمیل ہونی چاہئیں۔ اسی طرح یہ جو لوکل زکواۃ کمیٹی ہے اس میں بھی دو فیمیل ہونی

چاہئیں۔ تو سر، ہو سکتا ہے کہ ایسی جگہیں ہوں، کمیٹیز ہوں جن میں خواتین کی تعداد پوری نہ ہو۔ توان شاءاللہ تعالیٰ ہم وہ، میڈم نے اگر نشاندہی کر دی ہے تو اس کی تعداد ہم پوری کریں گے ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تہ کبنینہ نکہت۔ میں نگہت کا بہت مشکور ہوں انہوں نے ایک اچھا Point raise کیا ہے وہ Mandatory provision ہے Of the Act، یہ ہے Sub-rule (3).

Sub-rule (3) says that:

"(3) The District Committee shall consist of-

(a) a Chairman, who shall be non-official, [the District Collector or an officer not below the rank of BPS-17, nominated by him], District Social Welfare Officer" it is very, "and two women from the district who shall not be less than forty-five years of age, and one non-official member from each tehsil or sub-division in the district:". Meaning thereby that this section-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب اور اشتیاق ارمڑ صاحب آپ کی آواز کافی Loud آ رہی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس Provision کے مطابق یہ Mandatory ہے کہ ہر کمیٹی میں دو خواتین ضرور ہوں گی، "Shall" کا لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔ اب جہاں پر یہ ایک ہے یا نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کمیٹی ہی نہیں ہے۔ اگر اس کمیٹی نے کوئی کام بھی کیا ہے تو وہ کام بھی Illegal ہے۔ اس کے یہ بہت کلیئر ہے اور اس میں "Shall" کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فضل شکور صاحب!

وزیر قانون: سر! میں نے کہا ہے کہ جہاں پہ یہ کمیاں ہیں وہ واقعی اگر اس طرح ہے تو وہ Illegal ہو گا لیکن سر، مسئلہ یہ ہے کہ کوہستان میں اب کوئی خاتون نہیں مل رہی، کوئی خاتون اس طرح کا کام کرنے کے لئے نہیں آ رہی تو ہم کیا کریں سر۔ اور جہاں جہاں پہ یہ شکایت ہے تو میں نے کہا ہے ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان سے پتہ کر لیتے ہیں اگر اس طرح کا کوئی ایشو ہے، Genuine issue ہے کہ خواتین وہاں پہ نہیں آ رہیں تو وہ تو اس کا تو کوئی حل ہو گا لیکن جہاں پہ خواتین Available ہیں وہ کام کرنا چاہ رہی ہیں Voluntarily اور ان کو نہیں لیا گیا تو سر، وہ اس کو ہم Rectify کریں گے اس کیس کو ہم Rectify کریں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں خوشدل خان صاحب بھی ایڈوکیٹ ہیں آپ بھی ایڈوکیٹ ہیں جہاں تک میرے علم میں ہے یہ Irregular ہو سکتی ہے Illegal نہیں ہو سکتی۔ تو اس پہ باقی Define آپ کریں گے خوشدل خان صاحب کر سکتے ہیں آپ کر سکتے ہیں، آپ Lawyer ہیں یہ Illegal نہیں ہو سکتی Irregular ہو سکتی ہیں جی۔ کوئسچن نمبر 13073، جناب سراج الدین صاحب۔ جناب سراج الدین صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 13273، جناب فیصل زیب صاحب، جناب فیصل زیب صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 13324، جناب میر کلام صاحب، 13324، جناب میر کلام صاحب، Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13073 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) صوبہ بھر میں محکمہ ریلیف کے ماتحت اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے؛

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے۔ محکمہ کے تحت اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ ریلیف کے ماتحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

سول ڈیفنس: اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر کل آٹھ ملازمین تعینات کئے گئے جبکہ معذوروں کی نشستوں پر کل چار ملازمین تعینات کئے گئے۔ اس طرح خواتین کی مخصوص نشستوں پر کل تیرہ خواتین کو تعینات کیا گیا۔ (تفصیل ہمراہ بطور Annex-I لف ہے)

پی ڈی ایم اے: پی ڈی ایم اے میں ابھی تک صرف درجہ چہارم ملازمین اور ڈرائیورز کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے جس میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی نشستوں کی کوٹہ کے حساب سے تعیناتی ناقابل عمل ہے لیکن اس کے باوجود تین ملازمین درجہ چہارم اقلیت بھرتی کئے گئے ہیں جو کہ درجہ چہارم ملازمین کا 6.25 حصہ بنتا ہے اور صوبائی حکومت کی موجودہ پالیسی پانچ فیصد اقلیتی کوٹہ سے زیادہ ہے۔

ریسکیو-1122: صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معغذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل بطور Annex-II منسلک ہے)

(ب) محکمہ ریلیف کے ماتحت اداروں میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص پوسٹوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

سول ڈیفنس: گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ نے اقلیتوں کی نشستوں پر کوئی بھرتی نہیں کی جبکہ معذوروں کے کوٹہ میں تین ملازمین اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تیرہ خواتین کو بھرتی کیا۔ (تفصیل ہمراہ بطور Annex-I لف ہے)

پی ڈی ایم اے: گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے ماتحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھی کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔ BPS-07 سے لیکر BPS-17 تک تمام خالی آسامیاں ETEA کے ذریعے مشتہر کر دی گئی ہیں جن میں مخصوص کوٹہ رکھا گیا ہے۔

ریسکیو-1122: گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد بطور Annex-II منسلک ہے)

(ج) سول ڈیفنس: محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کنٹریکٹ ملازمین کی کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔

پی ڈی ایم اے: محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کنٹریکٹ ملازمین کی کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔

ریسکیو-1122: ریسکیو 1122 میں گزشتہ پانچ سالوں میں تمام بھرتیاں گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا پراجیکٹ پالیسی کے عین مطابق کی گئی ہیں جس پر کسی قسم کا کوٹہ لاگو نہیں ہوتا۔

13273 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر زکواۃ وعشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت ہر سال ہر ضلع کو زکواۃ کی مد میں بجٹ فراہم کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ فراہم کردہ رقوم زکواۃ کمیٹیوں کے ذریعے مستحق افراد میں تقسیم کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو PK-24 ضلع شانگلہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 زکواۃ کی مد میں ہر وی سی / این سی کو کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں۔ تمام مستفید افراد کے شناختی کارڈز کی کاپی اور وصول کردہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ بالا حلقے میں تمام زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمین کی تعیناتی کن بنیادوں اور کن حکام کے احکامات پر عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر زکواۃ وعشر): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ زکواۃ فنڈز زکواۃ کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین زکواۃ میں مندرجہ ذیل مدات میں تقسیم کی جاتی ہے:

(1) گزارہ الاؤنس (2) تعلیمی وظائف (3) دینی مدارس (4) صحت

(5) جہیز۔

(ج) PK-24 ضلع شانگلہ میں 23 مقامی زکواۃ کمیٹیاں ہیں۔ مذکورہ زکواۃ کمیٹیوں میں مالی سال 19-2018 کے دوران زکواۃ فنڈ صرف صحت کے مد میں تقسیم ہوا ہے جبکہ مالی سال 20-2019 کے دوران فی مقامی زکواۃ کمیٹی کو مبلغ 5 لاکھ 64 ہزار روپے زکواۃ فنڈ جاری ہوا ہے جو کورونا وباء کے پیش نظر صوبائی زکواۃ کونسل کے حکم کے مطابق مبلغ 12 ہزار روپے فی مستحق ہر مقامی زکواۃ کمیٹی میں 47 مستحقین زکواۃ میں تقسیم ہوا ہے۔ تمام مستفید افراد کی تفصیل صفحہ 1 تا 20 اور شناختی کارڈز کاپیاں صفحہ 1 تا 274 پر برائے ملاحظہ پیش خدمت ہے۔

وضاحت کی جاتی ہے کہ مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کی نامزدگی خیبر پختونخوا زکواۃ وعشر ایکٹ 2011 کی دفعہ 15 شق 4 کے تحت مقامی سطح پر ایکشن / سلیکشن کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

13324 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ میں سال 2018 سے 2021 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں۔ تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں۔ متعلقہ مہتمم آبپاشی ضلع شمالی وزیرستان میران شاہ کے مطابق سال 2018 تا 2021 کے دوران ڈویژنل کیڈر کے کسی بھی آسامی پر نئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ سوال کے جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے۔ لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سال 22-2021 کے دوران مہتمم آبپاشی ضلع شمالی وزیرستان میران شاہ میں کسی نئی آسامی کی منظوری نہیں ہوئی ہے تاہم اگر مذکورہ سال کے دوران کوئی آسامی منظور ہو گئی تو مجاز اتھارٹی قانون اور پالیسی کے مطابق پر کرے گی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Item No. 03, 'Leave Applications'۔ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب محب اللہ خان صاحب 18 اکتوبر؛ محترمہ سمیرا شمس صاحبہ 18 و 19 اکتوبر؛ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ 18 و 19 اکتوبر؛ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب 18 اکتوبر؛ جناب عارف احمد زئی صاحب 18 اکتوبر؛ جناب فضل الہیٰ صاحب 18 اکتوبر؛ جناب اکبر ایوب صاحب 18 اکتوبر؛ جناب محمد ابراہیم خٹک صاحب 18 اکتوبر؛ جناب سردار محمد یوسف زمان صاحب 18 اکتوبر؛ جناب عزیز اللہ خان صاحب 18 اکتوبر؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 18 اکتوبر؛ فضل حکیم صاحب 18 اکتوبر؛ آصف خان صاحب 18 اکتوبر؛ فخر جہاں صاحب 18 اکتوبر؛ محمود احمد بیٹنی صاحب 18 اکتوبر؛ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted. Item No. 04, Item No. 05 'Privilege Motions'-----.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آخر میں ایجنڈا ختم ہونے کے بعد پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا ان شاء اللہ۔ صاحبزادہ ثناء اللہ کی پریویلج موشن ہے لیکن وہ چھٹی کی درخواست ہمیں بھیجی ہے اور ساتھ میں ریکویسٹ بھی کی ہے کہ اس کو ڈیفر کر دیں تو اس کو Next اس کے لئے ایجنڈے کے لئے ڈیفر کرتا ہوں۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 07, 'Call Attention Notices': Mr. Ranjeet Singh MPA, to please move his call attention notice No. 2104. Ranjeet Singh Sahib.

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میں محکمہ اوقاف، حج کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں ہندوؤں اور سکھوں کے لئے شمشان گھاٹ بنانے کے لئے زمین خریدنے کے لئے فنڈ رکھے ہوئے تھے۔ یہ سکیم پچھلے تین سالوں سے چل رہی ہے مگر افسوس ہے تین سال میں کسی بھی ڈسٹرکٹ میں نہ زمین خریدی جا سکی اور جہاں زمین فائنل ہو چکی ہے وہاں کے ڈپٹی کمشنرز سیکشن فور نہیں لگاتے۔

سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہم ہمیشہ اس فلور کو پچھلے جب سے ہم آئے ہیں اس اسمبلی میں اس موضوع کو لے کے بیٹھے ہوئے ہیں، اس دوران بہت بڑے بڑے حادثات بھی ہوئے اور تقریباً اس وقت اس اسمبلی کے تمام ممبران کو بھی پتہ ہے اور آپ بھی بخوبی اچھے طریقے سے جانتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے اندر واحد ایک سے دو شمشان گھاٹ ہیں جس پہ پورا صوبہ جو ہے منحصر ہے خاص طور پہ جس میں ایک اٹک کا شمشان گھاٹ ہے، اگر ہماری ڈیرہ اسماعیل خان میں بیٹھے ہوئے ہندوؤں کی کمیونٹی یا سکھ کمیونٹی کسی کے بھی کوئی فوتگی ہو جاتی ہیں تو وہ یا تو وہاں سے پانچ گھنٹے ٹریول کر کے کوہاٹ آئے گا۔ اسی طرح اگر کوئی اس ایریا سے ہے تو وہ بھی تین چار گھنٹے سفر کرتے ہیں اور اٹک جاتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑا سب کمیونٹی کے لئے مسئلہ بھی ہے اور ہم اس معاملے پہ کئی دفعہ بھی یہاں بات ہم نے کی۔ ہماری اے ڈی پی سکیم کے مطابق اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمارے لئے زمین خریدنے کے لئے پیسے بھی رکھے گئے ہیں اور یہ ایک اچھا اقدام تھا اور اس پہ میں نے، وزیرزادہ صاحب نے اور روی کمار صاحب نے ہم سب لوگوں نے بہت بھاگ دوڑ کی۔ جس کی میں کچھ تھوڑی سی تفصیل آپ کو بتاتا چلوں کہ لاسٹ ٹائم بھی جب اس معاملے پہ ہماری بات ہوئی تو اس وقت تو کہا گیا ڈی سیز صاحبان کو لیٹرز بھی ہوتے ہیں کہ آپ اس معاملے کو حل کریں۔ ہمارے پاس میں بات کرتا ہوں ڈسٹرکٹ بنوں کی، اوقاف ڈیپارٹمنٹ سے کہہ کے میں نے پانچ سات دفعہ لیٹرز کروائے۔ ہم نے ان سے کہا اور میں سپیشل خود وزٹ کے لئے بھی وہاں گیا، ایڈوائزر صاحب بھی جا چکے ہیں اور یہ بھی ایک دفعہ انہیں کہہ کے آئے ہیں اور ڈی سی صاحب نے وہ فائل ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی آج سے ایک سال پہلے۔ انہوں نے ہم سے ڈی سی بنوں نے یہ Promise کیا کہ بس سر،

آپ جائیں میں کل اس کا سیکشن فور لگا رہا ہوں۔اس کے بعد نہ وہ ہمارا فون اٹھاتے تھے اور نہ وہ سیکشن فور لگاتے تھے جبکہ اس کے اوپر نہ کوئی ابزرویشنز ہیں۔زمین فائنل ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: میں ایک منٹ لیتا ہوں آپ کا۔اسی طرح ڈی سی ہنگو کے ساتھ میری بات چیت ہوتی رہتی ہے وہاں پہ بھی سیکشن فور لگنے والا ہے۔زمین فائنل ہو چکی ہے کمیونٹی بہت سارا اپنا ٹائم لگاتی ہے اور بڑی مشکل سے جا کے کوئی جگہ دیکھتی ہے۔اسی طرح کرسچن کمیونٹی کے لئے بات کریں، کوہاٹ میں ان کے لئے Graveyard خریدنا تھا۔اس میں ہمارا میں یہ کہتا ہوں کہ ڈی سیز صاحبان اس میں Interested ہی نہیں ہیں،انہیں یہ چیز اس کی اہمیت کو وہ سمجھ ہی نہیں پا رہے ہیں۔میری درخواست ہے کہ آج آپ یہاں سے انہیں سخت قسم کے آرڈرز دیں میں تو یہی چاہوں گا تاکہ ان کا کوئی Interest بڑھے اور یہ جو مینارٹی کا ایشو ہے اس کو حل کرنے کے لئے وہ بھی کوشش کریں یا پھر کوئی اس قسم کی کمیٹی بنا دی جائے اس اسمبلی فلور پہ اور وہ اس چیز کو دیکھے اور ایک دس دن کا ٹائم دے کے اور یہ جہاں جہاں پہ ہمارے شمشان گھاٹ ہیں۔ایک چھوٹا سا پوائنٹ اور آپ کو دوں گا کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پچھلے ڈی سی صاحب نے ہمارے لئے ایک ہمارا شمشان گھاٹ تھا جو پچھلی حکومتوں میں تھا ہمارے پاس، وہ واگزار کروایا ہے،اس کو تعمیر کر دیا جائے تاکہ کوئی نہ کوئی اس کا حل نکل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Concerned Minister, to respond. Ji Wazir Zada Sahib.

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اقلیتی امور): شکریہ سپیکر صاحب۔یہ انتہائی سیریس ایشو ہے چونکہ شمشان گھاٹ اٹک میں ہونے کی وجہ سے یہاں سے وہ لے کے وہاں جانا پڑتا ہے اٹک اور رنجیت صاحب! آپ نے بڑے زبردست ایشو پہ آواز اٹھائی ہے اگرچہ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے ہسٹری میں کہ ہماری حکومت نے دس کروڑ روپے رکھے ہیں شمشان گھاٹ اور قبرستان کی زمین خریدنے کے لئے تو اب اس میں یہ ایشوز آ رہے ہیں کہ یک سالہ ریٹ اور اس کی جو گورنمنٹ کی مارکیٹ ریٹ ہیں وہ بھی اس میں ایشوز آ رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں اور میں Agree کرتا ہوں رنجیت صاحب کے ساتھ کہ جبکہ یہاں سے بھی کوئی رولنگ دے دیں ڈپٹی کمشنرز کو، میں بھی ان کو بار بار ٹیلیفون کرتا ہوں اور خود بھی جاتا ہوں تاکہ یہ Implement ہو جائے۔اس ایشو پہ میں آپ کے ساتھ Agree کر رہا ہوں، یہ ہم سب مل کے، اس اسمبلی میں میں بھی آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پہ آپ رولنگ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رنجیت سنگھ صاحب! آپ کا، جی۔

جناب رنجیت سنگھ: سر! وزیر بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے اس مسئلے کو بڑے اچھے طریقے سے دیکھتے بھی ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ ایک چیز ہمارے پاس دوسرا بھی ہے کیونکہ اکثر آپ دیکھ لیں شمشان گھاٹ کے لئے جو موجودہ علاقے کے لوگ ہوتے ہیں وہ اس چیز پہ Agree نہیں ہوتے ہیں کہ ہمارے ان علاقوں کے اندر شمشان گھاٹ بنائے جائیں۔ ہم بڑی مشکل سے پہاڑوں کی طرف جا کے کوئی جگہ فائنل کرتے ہیں اور اس میں کافی لمبا پراسیس بھی ہو جاتا ہے اگر اس چیز میں اب وہ ہمیں نئے نئے بہانے بنانا شروع کر دیتے ہیں کہ اس میں یہ مسئلہ ہے، اس میں وہ مسئلہ ہے۔ ہماری صوبائی حکومت کے پاس بہت ساری سرکاری زمینیں ایسی بھی پڑی ہیں اگر انہیں خریداری میں سیکشن فور کے مراحل سے گزرنا مشکل لگتا ہے تو ہمیں اگر سرکاری زمین بھی اس قسم کی الاٹ کر دی جاتی ہے تو وہ بھی بہتر ہو گی۔ باقی آپ رولنگ دے دیں کہ امید ہے کہ ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ کال اٹنشن کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔ وزیرزادہ صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور جو ہو سکتا ہے جلد از جلد اس پہ عمل کریں جی۔ Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai,, MPA to please move her call attention notice No. 2151.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ سابقہ فاٹا کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں، اس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے تاہم ابھی تک وہاں کے باشندوں کو قومی صحت کارڈ یا صحت انصاف کارڈ میں کورونا اور کڈنی ٹرانسپلانٹ کی سہولت مہیا نہیں کی گئی۔ تو کیا نئے ضم شدہ اضلاع خیبر پختونخوا کا حصہ نہیں ہیں اور اگر ہیں تو پھر ضم اضلاع کے باشندوں کے ساتھ یہ بے انصافی کیوں، فوری طور پہ اس مسئلے کو حل کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے ضم شدہ اضلاع کے لوگوں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، اس کا چھوٹا سا ایک بیک گراؤنڈ بتاؤں گی آپ بھی اس کے Witness ہیں، تیمور خان صاحب بھی اس کے Witness ہیں۔ سب سے پہلے میں نے کال کی تیمور خان صاحب کو کہ ایک عورت جو ہے تو وہ Critical حالت میں لائی گئی تھی اور اس عورت کو Urgent treatment کی ضرورت تھی۔ انہوں نے آر ایم آئی میں اس کو داخل کروا دیا وہ نہیں لے رہے تھے اس کو انصاف کارڈ کے اوپر، پھر اس کے بعد انہوں نے مجھے، ان کا شکریہ پہلی دفعہ شکریہ ادا کر رہی ہوں کہ انہوں نے فوراً جو

صحت کارڈ کے جو ہیں ڈی جی ہیں جو بھی ہیں انہوں نے مجھے کال کی کہ میڈم یہ ابھی تک اس میں نہیں آیا ہے۔ پھر میں نے آپ کو کال کی کہ آپ سی ایم سے بات کریں کہ ان کو کچھ پیسے دے دیئے جائیں، پھر اس کے بعد میں یہاں پہ سیکرٹری ہیلتھ کا طاہر صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ڈی جی ہیلتھ صاحب کو کہا کہ فوراً آپ خود جائیں اور اس Patient کے ساتھ جو بھی ہیلپ ہو سکتی ہے وہ ہیلپ کریں۔ میں ان کا اس فلور آف دی ہاؤس پہ شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جو نئے ہیلتھ سیکرٹری آئے ہیں انہوں نے ڈی جی ہیلتھ صاحب کو یہ آرڈر دیا اور وہ گئے۔ اسی طرح تیمور جھگڑا صاحب نے میرے ساتھ کوآپریشن کی، انہوں نے فوراً ڈی جی کو کہا جو انصاف کارڈ کے ہیں انہوں نے تمام وہ بتائی کہ جی چونکہ ابھی تک اس میں یہ سہولت نہیں ہے ضم شدہ اضلاع کے لوگوں کے لئے تو اس کے لئے ہم کوئی قانون یا کوئی اس پہ کچھ اور آگے پیشرفت کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اتنا Corona pandemic گزر چکا ہے تیسری لہر بھی آچکی ہے تو اس میں کتنی ہی جانیں، یہ تو ایک عورت کا مسئلہ آیا اور ہمیں پتہ چلا۔ اب مجھے بتائیں کہ اس میں کتنی ہی جانیں چلی گئی ہوں گی، اس میں کتنے ہی لوگ مر چکے ہوں گے کہ اگر ان کو ہاسپٹلز میں نہ ایڈمٹ کیا جائے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میرا اور کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ میرا مطالبہ آپ کی وساطت سے وزیر فنانس اور ہیلتھ منسٹر سے ہے کہ فوری طور پر اس مسئلے کا حل نکال کے ضم شدہ اضلاع کو اس خیبر پختونخوا کے ضلعوں کے برابر، ڈسٹرکٹس کے برابر لے کر آئیں تاکہ وہ، اور ان پرائیویٹ ہاسپٹلز کے ساتھ معاہدہ کریں تاکہ جو ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اس کا پی ٹی آئی کا جو آپ کہتے ہیں کہ صحت انصاف کارڈ، قومی انصاف کارڈ جو کہ آپ ہر وقت یہی کہتے رہتے ہیں تاکہ اس سے اورکزئی، مہمند یہ تمام جنوبی وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان یہ تمام کرم ایجنسی یہ تمام لوگ مستفید ہو سکیں کیونکہ یہ لوگ غریب ہوتے ہیں اور یہ لوگ تو اسی کارڈ پہ منحصر کرتے ہیں تو کڈنی ٹرانسپلانٹ اور اس کورونا کو اس میں As soon as possible جو ہے تو وہ اس میں کیا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر! پہلے تو میں نگہت اورکزئی صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو ہماری Efforts تھیں Particular patient کے لحاظ سے ان کو مانا اور یقین دلاتا ہوں کہ ہیلتھ کی ٹیم جہاں پہ ممکن ہو وہاں پہ وہ پورے خیبر پختونخوا کے Citizens کو Facilitate

کرے گی۔ جناب سپیکر، میں تین چار باتیں جو ہیں وہ ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ جو ہے یہ تو Already تقریباً حل ہو چکا ہے لیکن تین چار باتیں یہاں پہ کہنا ضروری ہیں۔ پہلے تو یہ کہ مجھے فخر ہے کہ آج ہم ایسے صوبے میں ہیں جہاں پہ غریب لوگ بھی یہ کہہ سکتے ہیں، یہ سوچ سکتے ہیں کہ سرکار کے خرچے پہ وہ آر آیم آئی یا نارتھ ویسٹ یا جو اور بڑے ہاسپٹلز ہیں وہاں پہ جائیں وہاں پہ Treatment لیں، وہاں پہ Covid کی Treatment جو ہزاروں روپے کی دن کی ہے کہ وہ لے سکیں۔ اور مجھے اس بات کا بھی فخر ہے کہ اپوزیشن کے اراکین Like کرتے ہیں کہ یہ دیکھیں صحت کارڈ پہ ان لوگوں کو Treatment چاہیئے، پہلی چیز۔ دوسری چیز اب صرف اس لئے کہ ہمارے جو قبائلی اضلاع کے دوست ہیں کہ ان کو یہ نالج ہو کہ ان کے لئے حکومت نے کیا کیا، اس کے بیک گراؤنڈ میں جانا پڑے گا۔ جناب سپیکر، قبائلی اضلاع کو صحت کارڈ میں یونیورسل طور پہ اس وقت سے ڈالا گیا جب خیبر پختونخوا کا کوئی اور ضلع شامل نہیں تھا، یہ بات ریکارڈ پہ آنی چاہیئے لیکن اس وقت جو پروگرام تھا جس سے وہ فنڈ ہو رہے تھے وہ فیڈرل پروگرام تھا۔ اسی حکومت نے جو ہے وہ گزارش کی، فیڈرل گورنمنٹ مانی اور ان کو ڈالا۔ اس کے بعد جب ہم اپنے پروگرام کو یونیورسل بنانے لگے تو ہم نے محنت کی اور ہم نے اپنے پروگرام کو پرانے پروگرام سے بہت بہتر بنایا۔ اب یہ ایک چیلنج تھا کہ قبائلی اضلاع کے جو باشندے ہیں وہ فیڈرل صحت کارڈ سے Covered ہیں اور ہمارے جو ہیں وہ صوبائی صحت کارڈ سے Covered ہیں۔ یہ بات Already بجٹ میں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اٹھا چکے تھے اور آج سے کوئی ڈیڑھ مہینے پہلے ECNEC meeting کے ساتھ لائنز پہ فنانس منسٹر شوکت ترین صاحب، پلاننگ منسٹر اسد عمر صاحب اور ہیلتھ منسٹر فیصل سلطان صاحب، تینوں سے میٹنگ ہوئی اور اس بات پہ Agreement ہوا کہ ہم قبائلی اضلاع کے سارے لوگوں کو خیبر پختونخوا کے کارڈز پہ ٹرانسفر کریں گے کیونکہ ہمیں ایک صوبے میں ایک ہی پروگرام چاہیئے۔ اس لئے اس کو Operationalize کرنے کے لئے ایک خط لکھ چکے ہیں۔ کل صبح میری فیڈرل سیکرٹری فنانس سے بات ہوئی تھی کیونکہ شوکت ترین صاحب امریکہ میں ہیں اور ان سے کہا تھا کہ جیسے ہی شوکت صاحب واپس آئیں تو ان کے ساتھ پلاننگ منسٹر کے ساتھ ایک Combined meeting کریں کیونکہ ہم نے وہاں پہ اس پروگرام کو روکنا ہے اور فنڈز یہاں پہ Divert کرنے ہیں اور ان شاء اللہ چیف منسٹر صاحب نے Already کہا ہے اور ہماری پوری کوشش ہو گی جناب سپیکر، کہ ایک جنوری سے پہلے قبائلی اضلاع کے سارے جو Citizens ہیں وہ صحت کارڈ میں شامل ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

(شور)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ یوز اینڈ بلڈنگ کنٹرول مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 08. Honourable Minister for Parliamentary Affairs on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021. Ji Kamran Bangash Sahib.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister for Higher Education): Thank you Mr. Speaker. I on behalf of honourable Chief Minister introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021 in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced. Item No. 09 and 10. اس کے لئے شوکت یوسفزئی صاحب نے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو ڈیفر کریں۔ شوکت یوسفزئی صاحب کدھر ہیں؟ شوکت یوسفزئی! آپ سیٹ پہ بیٹھیں آپ نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو ڈیفر کریں آئٹم نمبر 9 اینڈ 10۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): سر! میری یہی گزارش ہو گی کہ اس میں تھوڑا کام رہتا ہے اور کچھ اور Add کرنا ہے تو چونکہ سکروٹنی کمیٹی بنی ہے، پورا اس پہ Scrutinize ہو رہا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ تھوڑا اس کو ڈیفر کیا جائے آج کے لئے تاکہ اس کے اوپر ہم صحیح کام کر سکیں کہ اس میں کونسے اداروں کو مزید Include کیا جائے یا Exclude کیا جائے تو اس لئے میری گزارش ہے سر۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر! اس میں بہت زیادہ امنڈمنٹس آئی ہیں وہ ٹریژری بنچز کے بھی، حکومتی بنچز کے بھی ہیں۔ اب ٹریژری بنچز کے بھی ہیں اور اپوزیشن بنچز کے بھی ہیں اور یہ کافی مطلب Deliberation یہ لاء چاہتا ہے۔ ہم یہ Recommend کرتے ہیں کہ آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں ریفر کر دیں اور میں اس کی تحریک پیش کرتا ہوں سلیکٹ کمیٹی کی۔ آپ حکومت سے پوچھیں اگر وہ Agree کرتے ہیں تو اس کو سلیکٹ کمیٹی میں ریفر کر دیں وہاں اس کو Settle کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اسمبلی کو Put کرتا ہوں۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: نہیں نہیں سر! آپ صبر تو کریں نا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نہیں کر سکتے ہیں منسٹر انچارج Motion put کر سکتے ہیں یہ نہیں کر سکتے ہیں۔
وزیر محنت و ثقافت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میری گزارش یہ ہے کہ Scrutiny Committee already بن چکی ہے اور اس میں ہمارے سیکر ٹریز صاحبان ہیں اس کے اندر، اس میں اس کو Politicize نہیں کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اس کو، اگر یہ یہاں پہ آگیا تو یہ تو Delay ہو جائے گا ہم تو اس کو Delay نہیں کرنا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو اچھے طریقے سے ہو جائے کیونکہ کل یہ جو ہم نے لفظ استعمال کیا ہے Perpetual status والا تو Perpetual status والی چیزوں کو ہم لانا چاہتے ہیں جو اس کے زمرے میں نہیں آتے ان کو ہم چھوڑ دیں گے تو یہ تو میرے خیال سے سکروٹنی کمیٹی جو غیر جانبدار بھی ہے، اس میں آفیسر زہیں، اس میں کسی کا وہ نہیں ہے تو میرے خیال سے اس کو چھوڑ دیا جائے اگر نئی کمیٹی بنائیں گے تو یہ تو پھر Delay ہو جائے پھر تو یہ ہو گا بھی نہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس میں (1) Rule 82 کے تحت وزیر جو ہیں وہ ریکویسٹ کر سکتے ہیں کہ اس کو وہ ڈیفر کر لیں تو میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House to defer the Item No. 09 and 10 of the business of the diary. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Item No. 9 and 10 has been deferred.۔ کل پوائنٹ آف آرڈر پہ ٹائم مانگا ہے ابھی ہمارے عنایت اللہ خان صاحب نے جی۔
جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، پچھلے دنوں میرے ساتھ یہ جو موبائل ٹاورز ہیں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ جو موبائل ٹاورز ہیں ہمارے مختلف جو موبائل سروسز Provide کرتے ہیں ان کے جو کلاس فور ملازمین ہیں انہوں نے میرے ساتھ ملاقات کی تھی، رابطہ کیا تھا اور مجھے حیرانگی ہوئی کہ ان لوگوں نے، ان موبائل ٹاورز کو زمینیں بھی دی ہیں اور زمین دینے کے بعد بھی ان کو جب اپوائنٹ کیا ہے تو ان کو سات ہزار روپے ماہانہ دے رہے ہیں اور ان سے آٹھ گھنٹے سے بھی زیادہ سے ڈیوٹی لے رہے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہ جو Minimum wages law, labour law ہے، اس کی خلاف ورزی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لاء خیبر پختونخوا کے اندر Implement ہے۔ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility ہے کہ وہ ان کے Owners

سے یہ بات Take-up کرے کہ ان لوگوں کو جو سیلری ہے وہ Minimum wages law کے مطابق دیں جو کہ آپ کے اس سال کے مطابق اکیس ہزار ہے آپ نے بجٹ کے اندر اکیس ہزار روپے رکھے ہیں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس پہ کوئی ریزولیوشن لے آؤں تو وہ بھی لے آتا ہوں لیکن اس پہ Already law موجود ہے، مرکز کے اندر بھی لاء موجود ہے، صوبے کے اندر بھی لاء موجود ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ جہاں بھی Minimum wages سے کم تنخواہیں دی جاتی ہیں وہاں حکومت یہ Ensure کرائیں کہ لوگوں کو Minimum wages کے مطابق تنخواہیں دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بالکل Genuine issue ہے اور اس پہ تین نوٹسز ایشو ہو چکے ہیں ان تمام کو لیکن ان کا جو اپنا لاء ہے وہ اس پہ Implement نہیں ہو رہا تو اب یہ اگر کوئی قرارداد یہاں سے پاس ہو جائے۔ فیڈرل گورنمنٹ کو ہم ریکویسٹ کریں تو بالکل ہو سکتا ہے اور ہم ان کو پریشرائز بھی کر رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ ہمارے پاس اور اختیار نہیں ہے ہم نوٹسز دے رہے ہیں ان کو، ان کو تنگ بھی کیا ہے ہمارے انسپکٹرز گئے وہاں پہ لیکن وہ ہمارے Ambit کے اندر نہیں آ رہے ہیں تو یہ اگر یہاں یہ قرارداد موؤ ہو جائے بالکل میں اس سے Agree کرتا ہوں یہ بڑے غریب لوگ ہیں، ان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہو رہی ہے۔ سات ہزار آٹھ ہزار پورے مہینے کے اوپر رکھ رہے ہیں تو یہ بالکل یا تو اگر ہم بند کرنا چاہیں تو ہمارے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم ان کو بند کر سکیں کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ کا اس میں آ رہا ہے۔ تو اگر قرارداد یہاں سے ہو جائے تو میں اس کے حق میں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جس طرح شوکت یوسفزئی نے کہا ہے عنایت اللہ خان صاحب آپ ایک Proper قرارداد لکھیں اور اس کو ایجنڈے پہ لے آتے ہیں۔ اس کو پاس کرتے ہیں جس طرح شوکت صاحب نے کہا ہے۔ اس کو Proper طریقے سے کریں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔ جناب اختیار ولی خان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر ٹائم مانگا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, Monday 25th October, 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 25 اکتوبر 2021ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)